مشکلے نیست کہ رساں نشود
مرد و باید کہ ہراساں نشود

خودکشی

SUICIDE

از قلم:
حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ مولانا فیض احمد اویسی رحمہ اللہ تعالیٰ

SAB-E-YA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

مشکلے نیست کہ رساں نشود
مرد و باید کہ ہراساں نشود

خودکشی

SUICIDE

از قلم:
حضور فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ مولانا **فیض احمد اویسی** رحمہ اللہ تعالی

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

فهرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرما رہے ہیں جنھیں ہم شائع کر رہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جا رہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں. پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ

اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

بِسمِ اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمده ونصلّی علی رسوله الکریم

پیش لفظ

یہ دنیا ہے اس میں سردی گرمی بھی ہے ، خزاں بہار بھی اور دکھ وسُکھ انسا ن کے ساتھ ہیں اور کبھی وہ یُسر میں ہوتاہے تو کبھی عُسر میں، کبھی حالتِ صحت میں ہوتاہے اور کبھی بیماری میں.

ایک مسلمان ان تمام حالات کو من جانب اللہ گردانتا ہے اور انہیں تقدیر کے حوالے کرتاہے اوراللہ تعالیٰ کی رحمت کا امیدوار رہتا ہے کہ حدیث شریف میں ہے: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي اور صابر رہتاہے کہ فرمان ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ اور شاکر رہنا ہے کہ فرمان ہے لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ .اس طرح وہ ہرحال میں مطمئن رہتاہے اور وہ جانتا ہے کہ یہ حالات ہمیشہ نہیں رہیں گے کہ قرآن میں ہے :

اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

یہی مسلمان اگر دین سے دُور ہو، اس کے اعتقادات ونظریات میں کمزوری آجائے ، اس کے ذاتِ خدا پر بھروسے میں پختگی نہ رہے ، تقدیر پر ایمان ایسا پختہ نہ رہے کہ جیسا ہوناچاہے توبہت سے ایسے واقعات رونما ہونے لگتے ہیں کہ جن کا رونما ہونا ایک مسلمان کی شان کے لائق نہیں.

پھر حوادثِ زمانہ کے اثرات کاظہور ہر شخص پریکساں نہیں ہوتا .بعض تو ایسے ہوتے کہ بڑے سے بڑا حادثہ ان پر اثر انداز نہیں ہوتا اور بعض وہ ہوتے ہیں کہ جن پر حوادث کااثر معمولی ہوتاہے اور کچھ تو حوادث اثرات کو بہت زیاد ہ لیتے ہیں اور اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں اور پھر ان کااثرات کا ظہور مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔ کچھ لوگ حوادثات کی صورت میں اپنے آپ کو سنبھال لیتے ہیں اور کچھ برداشت کی تاب نہ لاکر کوئی بیمار ، توکوئی زندگی ہی ہار جاتاہے مگراُس میں ان کا اپنا کوئ‍ی فعل شامل نہیں ہوتا۔

اور وہ لوگ جو اسلامی تعلیمات سے دُور اور لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کے فرمان کو فراموش کرچکے ہوتے ہیں وہ ایسے حالات میں اپنی زندگی کے درپے ہوجاتے ہیں اور زندگی کے خاتمے کے لئے مختلف طریقےاپناتے ہیں جیساکہ قارئین پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے اور اسے ''خُودکُشی '' کا نام دیاجاتاہے۔

اس فعل کا قبیح ہونا ہر ذی شعور انسان پر عیاں ہے .اسلام نے بھی اپنی تعلیمات میں اس کی قباحت کوعیاں کیا ہے اوراس سے روکنے کی علماءِ دین نے اپنی تقریر وتحریر کے ذریعے ہمیشہ کوشش کی ہے .ان میں ایک حضور فیض ملت ، مُفسّرِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ ہیں۔ آپ نے اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ تحریر فرمایا اور اس موضوع پر جوکچھ جمع فرمایا اور جوکچھ لکھا وہ ایک بھٹکے ہوئے کو راہِ راست پر اور زندگی سے مایوس شخص کو زندگی کی طرف لانے کے لئے کافی ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت کی قبر پر کروڑہا رحمتیں نازل فرمائے۔

یہ رسالہ ہنوز مخطوط تھا حضرت فیض ملت کے ایک مرید نے اسے کمپوز کیا تودیکھنے کے بعد میں نے ہمارے ادارے میں مُتَخصّص فِی الفِقہِ الاسلامی ابوثوبان محمدکاشف مشتاق عطاری مدنی کو دے کر اس میں ورد نصوص کی تخریج کے کہا اور اُنہوں نے اپنے کثیر مشاغل میں سے وقت نکال کر یہ کام مکمل کیا .

اللہ تعالیٰ ان دونوں کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

ادارہ جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) اپنی اشاعت کے 314پر شائع کرنے کا اہتمام کررہا ہے .

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے صدقے میں ادارہ کی سعی کو اپنی بارگاہ میں مقبول فرمائے اور اس کاوش کو عوام وخواص کے لئے مفید بنائے۔ آمین

فقط
محمدعطاء اللہ نعیمی
خادم الحدیث الإفتاء بجامعۃ النور
جمعیة اشاعة اهل السنة (پا کستان)

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنَسْلِمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دورِ حاضرہ میں بہت سے بے وقوف پاگل قسم کے لوگ زندگی کے معاملات سے تنگ آکر خُودکُشی کرلیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے وہ زندگی کی تلخیوں سے نجات پا گئےحالاں کہ وہ خُودکُشی کے بعد بلا تاخیر دوزخ کے عذاب میں مبتلا ہوجاتے ہیں جس کی تفصیل آئے گی .(إن شاءاﷲ تعالیٰ)ایسے پاگلوں کو اس فعل سے بچانے کے لئے فقیر نے رسالہ’’خُودکُشی ‘‘لکھا ہے۔

ممکن ہے کہ کسی بندۂ خدا کو فقیر کی یہ محنت کام آجائے۔ اِس سے اُس کا بھلا ہوگا اور فقیر کے لئے توشۂ آخرت .یہ رسالہ فقیر نے عزیزم حاجی محمد اسلم قادری اویسی( ) کے سپرد کیا تاکہ وہ اس کی اشاعت کرکے آخرت کا سرمایہ بنائیں اور عوامِ اہلِ اسلام کو راہٗ ہدایت نصیب ہو۔

وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

وصلی اللّٰہُ تعالٰی علٰی حبیبہ الکریم الرؤف الرحیم وعلٰی آلہ الطّیّبین

و أصحابہ الطّاھرین وأولیاء أمتہ الکاملین وعلماء ملّتہ الراسخین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غُفِرلہٗ،بہاولپور .پاکستان

۱۶ شوال المکرم ۱۴۲۱ھ بروز جمعۃ المبارک

مقدمہ

مسلمان کے لئے یہ دنیا قید خانہ ہےاورظاہر ہے کہ قید خانہ میں پریشانیوں کے سوا اور کیا ہے۔اس قید خانہ سے نکل کر آخرت کی زندگی میں ہمیشہ رہنا ہے؛ لہٰذا چند روزہ پریشانیوں کی پرواہ کئے بغیر آخرت کی بھلائی کا سوچنا چاہیے یہاں سے مسلمان خیر وبھلائی سے گزرا تو آخرت میں خیر ہی خیر ہے۔اگر خدا نخواستہ دنیا سے کسی غلطی کا ارتکاب کرکے مرا تو ہمیشہ کے لئے دوزخ کے طرح طرح کے عذاب میں مبتلا رہے گا.

خُودکُشی کرنے والا سوچ لے کہ پریشانیوں کے گھیرےسے تنگ آکر جو کام کررہا ہے وہ اس دنیوی پریشانیوں سے بڑھ کر کئ‍ی گنا زائد نہ صرف پریشانیوں میں پھنسے گا، بلکہ سخت قسم کے جہنم کے عذابوں م‍یں مبتلا رہے گا.دن‍یوی پریشانیوں سے تو چھٹکارا ہو بھ‍ی سکتا ہے ل‍یکن آخرت بلکہ قبر میں جاتے ہی جن عذابوں میں گرفتار ہوگا ان سے نجات مشکل سے مشکل تر ہے . اسی لئےدنیوی پریشانیوں پر صبر کرلے اور حضورسرور عالم ﷺ نے فرمایا ہے:

«اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ»

یعنی،صبر کشادگی اور نجات کی کنجی ہے۔

فقیر اُویسی غفرلہ کا تجربہ ہے کہ بڑی سے بڑی اور سخت مشکل پر صبر کرنے سے ایسے اسباب بن جاتے ہیں جن کا انسان کو وہم تک نہیں ہوتاجن سے بعدکو صبر کی برکت سے شاد وآباد ہوجاتاہے۔

خُودکُشی کے اسباب میں سب سے بڑا سبب دنیوی معاملات میں ایسی پیچیدگی درپیش آجائے کہ اس سے نجات کا راستہ دور تک نظرنہ آئے مثلاً رزق روزی کی کمی، بیروزگاری، آل واولاد اور دیگر اقارب ورشتہ داروں کی طرف سے تنگی تلخی،نوجوانوں کو ماں باپ اور دیگرعزیزواقارب کے ظلم وستم کا غم، نفسیاتی خواہشات سے مغلوب ہوکر بھی کبھی خُودکُشی کا ارتکاب ہوجاتاہے مثلاً اپنی مطلوبہ سے شادی وبیاہ نہ ہونا وغیرہ وغیرہ۔

خُودکُشی کے وقت انسان یہ سمجھتا ہے کہ موجودہ قلق و پریشانی سے جان چھوٹ جائے گی یا میرے ماں باپ کو اس کے لئے احساس ہوگا یا احباب افسوس کریں گے کہ کاش ہم اس کی خواہش پوری کردیتے تو وہ ہم سے جدا نہ ہوتا لیکن اُسے یہ معلوم نہیں کہ کیا خُودکُشی کے بعد وہ پھولوں کی سیج پر جاکر بیٹھے گا یا اس کے مرنے کے بعد اس کی آرزو پوری ہوجائےگی یا خُودکُشی کے بعد اس کے ماں باپ، بھائی بہن،یاردوست اور دیگر عزیز و اقارب اس کی ناز برداری کرکے اسے خوش کرنے کی کوشش کریں گے ہرگز نہیں بلکہ خُودکُشی کے بعد اسے فوراً جہنم میں پھینک دیا جائے گااور سخت سے سخت ترین عذاب میں مبتلا کردیا جائے گا،پھر لمحہ بھر بھی اسے عذاب سے مہلت نہ دی جائے گی اور ہمیشہ کے عذاب میں تڑپتا رہے گااورجس پریشانی واضطراب کی وجہ سے خُودکُشی کی اس سے نہ صرف پریشانی اور اضطراب بڑھا بلکہ دائمی عذاب میں مبتلا ہوا۔

کوئی بھی پریشانی اور مشکل درپیش ہو تو صبر سے بڑھ کر اس کا کوئی علاج نہیں.صبر کرنے کےدوران یہ سوچتا رہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کےلئے کریم ہے،رحیم ہے،ماں باپ سے بہت زیادہ مہربان ہےاوراس کی رحمت کا تصور ہر وقت سامنے رکھے .حدیث شریف میں ہے:

اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ

یعنی، صبر کشادگی کی کنجی ہے۔

صبر سے إن شاءاﷲ تعالیٰ مشکل حل ہوجائےگی؛اسی لئے کسی بزرگ نے فرمایا ہے:

مشکلے نیست کہ رساں نشود
مرد و باید کہ ہراسان نشود

کوئی ایسی مشکل نہیں کہ رساں(آسان)نہ ہو،انسان کو چاہیے کہ ہراساں(پریشان)نہ ہو۔

فقیر کا تجربہ ہے کہ صبر کی برکت سے زیادہ وقت نہ گزرے گا کہ بحران ختم ہوجائے گا اور بقایا زندگی آرام و سکون سے بسر ہوگی . اگر کوئی صبر

نہیں کرتا،واویلا کرتا ہےاورشور مچاتا ہے تو اس کا کوئی فائدہ نہیں؛ اس لئے کہ جو اس کے لئے لکھا گیا ہے اسے ملے گا .اگر اس سے بڑھ کر خُودکُشی کرتا ہے تو وہ خود ہی جہنم میں چھلانگ لگارہا ہے ،اس بُرے کام کی سزا سخت ہے . فقیر مختصر عرض کرتا ہے۔

فقط

والسلام

خُودکُشی کاحکم ازقرآنِ مجید

خود کو قتل کرنا یا جان لیوا دوائی پی کرمرنا ایسا ہے جیسے مسلمان کو قتل کرنا اورمسلمان کو عمداًقتل کرنا سخت گناہ اوراشد کبیرہ ہے۔حدیث شریف میں ہے کہ دنیا کا ہلاک ہونا اللہ کے نزدیک ایک مسلمان کے قتل ہونے سے ہلکا ہے۔

پھر یہ قتل اگر ایمان کی عداوت سے ہو یاقاتل اس قتل کو حلال جانتا ہوتویہ کفربھی ہے۔چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرما یا:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَ ؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا

ترجمہ:اورجو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تواس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اوراللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کررکھا بڑا عذاب. (کنزالایمان)

’’خلود‘‘ کا معنی اور اس کا استعمال

’’خلود‘‘مدتِ دراز کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور قاتل اگر صرف دنیوی عداوت سے مسلمان کو قتل کرے اور اس کے قتل کو مباح نہ جانے جب بھی اس کی جزا مدتِ دراز کے لئے جہنم ہے۔’’خلود‘‘ کا لفظ مدتِ طویلہ کے معنی میں ہوتا ہےتو قرآنِ کریم میں اس کے ساتھ لفظ ’’اَبَدًا‘‘مذکور نہیں ہوتا اورکفّار کے حق میں’’خلود‘‘ بمعنی دوام آیا ہے تواس کے ساتھ’’ابد‘‘ بھی ذکر فرمایاگیاہے۔

شانِ نُزول

یہ آیت مُقیّس بن خبابہ کے حق میں نازل ہوئی اس کے بھائی قبیلہ بنی نجار میں مقتول پائے گئے تھے اور قاتل معلوم نہ تھا بنی نجار نے بحکم رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم دیت ادا کردی اس کے بعد مقیس نے باغوائے شیطان ایک مسلمان کو بے خبری میں قتل کردیا اور دیت کے اونٹ لے کر مکہ کو چلتا ہوگیا اور مرتد ہوگیا یہ اسلام میں پہلا شخص ہے جو مرتد ہوا.(خزائن العرفان)

اورمرتد کی سزا دائمی عذاب ہے کیوں کہ قرآنِ مجید میں جہاں بھی مرتد کا ذکر فرمایا گیا ہے اس کے عذاب کی نوید ’’ خَالِدًا اَبَدًا‘‘سنائی ہے۔یہی حال خُودکُشی کرنے والے کا ہے لیکن اس کے لئے ’’ خَالِدًا اَبَدًا‘‘ تب ہےجب کہ اس نے حلال سمجھا کر یہ عمل کیا ہو لیکن اس کی نیت کا ہمیں علم نہیں، خدا جانے اور وہ۔

غلط خیالی کا ازالہ

ممکن ہے کہ بعض لوگ دوزخ کوآسان سمجھتے ہوں یا اس تصوّر میں ہوں کہ اللہ رحیم اورکریم ہے،خُودکُشی کرنے والے کی غلطی معاف کردے گا وغیرہ وغیرہ ، یہ سب شیطانی وسوسے ہیں؛اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بےشک رحیم و کریم ہے اوراس سے بڑھ کر سچا بھی کوئی نہیں .اپنے لئے اُس نے فرمایا:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا

ترجمہ:اوراللہ سے زیادہ کس کی بات سچی.(کنزالایمان)

اور فرمایا:

وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا

ترجمہ:اوراللہ سے زیادہ کس کی بات سچی.(کنزالایمان)

جب اس نے وعیدفرمائی ہے کہ قاتلِ نفس کو ضرور ضرور دوزخ میں ڈالے گا تواس میں شک ہی کیا ہے کہ خُودکُشی کرنے والا جہنم میں نہ جائے . ایک بار تو ضرور جائے گا تاکہ اللہ تعالیٰ کا قول سچا ہو ، پھر اگر وہ مومن ہے تو ممکن ہے اسے بخش دیا جائے لیکن دوزخ میں ایک بار جانا اور مدت کا کوئی علم نہیں پھر وہ کب نکالا جائے اور دوزخ آرام دہ گھر نہیں اس کے متعلق ذہن نشین کرلیں وہ سزایافتہ لوگوں کے لئے خدا ئی جیل خانہ ہے۔ دوزخ کا تعارف ملاحظہ ہو:

دوزخ یا خدائی جیل خانہ

حضرت علامہ حکیم،استاذالاساتذہ،مولاناامجدعلی اعظمی ’’بہارِ شریعت‘‘ میں لکھتے ہیں:

یہ ایک مکان ہے کہ اُس قہار و جبار کے جلال و قہر کا مظہر ہے۔ جس طرح اُس کی رحمت و نعمت کی انتہا نہیں کہ انسانی خیالات و تصوّرات جہاں تک پہنچیں وہ ایک شَمّہ(قلیل مقدار)ہے اُس کی بے شمار نعمتوں سے، اسی طرح اس کے غضب و قہر کی کوئی حد نہیں کہ ہر وہ تکلیف و اذیت کہ اِدراک کی(سوچی یا سمجھی)جائے، ایک ادنیٰ حصہ ہے اس کے بے انتہا عذاب کا. قرآنِ مجید و احادیث میں جو اُس کی سختیاں مذکور ہیں، ان میں سے کچھ اِجمالاً بیان کرتا ہوں حدیث شریف میں ہے کہ جو بندہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے، جہنم کہتا ہے اے رب!یہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے، تُو اس کو پناہ دے۔قرآن مجید میں بکثرت ارشاد ہوا کہ جہنم سے بچو!دوزخ سے ڈرو.

ہمارے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم کو سکھانے کے لیے کثرت کے ساتھ اُس سے پناہ مانگتے۔جہنم کے شرارے اُونچے اُونچے محلوں کی برابر اُڑیں گے، گویا زَرد اُونٹوں کی قطار کہ پیہم آتے رہیں گے۔آدمی اور پتھر اُس کا ایندھن ہے . یہ جو دنیا کی آگ ہے اُس آگ کے ستّر جُزوں میں سے ایک جُز ہے۔جس کو سب سے کم درجہ کا عذاب ہوگا، اسے آگ کی جوتیاں پہنا دی جائیں گی، جس سے اُس کا دماغ ایسا کَھولے گا جیسے تانبے کی پتیلی کَھولتی ہے، وہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ عذاب اس پر ہو رہا ہے، حالاں کہ اس پر سب سے ہلکا ہے۔سب سے ہلکے درجہ کا

جس پر عذاب ہوگا، اس سے اﷲعزّوجل پوچھے گاکہ اگرساری زمین تیری ہو جائے تو کیا اس عذاب سے بچنے کے لیے تو سب فدیہ میں دیدے گا؟عرض کرےگا. ہاں! فرمائے گاکہ جب تُو پُشتِ آدم میں تھا تو ہم نے اِس سے بہت آسان چیز کا حکم دیا تھا کہ کفر نہ کرنا مگر تُو نے نہ مانا.

جہنم کی آگ ہزار برس تک دھونکائی گئی، یہاں تک کہ سُرخ ہوگئی، پھر ہزار برس اور یہاں تک کہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس اور، یہاں تک کہ سیاہ ہو گئی، تو اب وہ نِری سیاہ ہے۔جس میں روشنی کا نام نہیں.جبرئیل علیہ السلام نے نبی صلی اﷲتعالیٰ علیہ وسلم سے قسم کھا کر عرض کی کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کی برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور قسم کھا کر کہاکہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ اہلِ دنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہَیبت سے مر جائیں اور بقسم بیان کیاکہ اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دنیا کے پہاڑوں پررکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں. یہ دنیا کی آگ[جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ]خدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی ہے۔

دوزخ کی گہرائی کو خدا ہی جانے کہ کتنی گہری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اگر پتھر کی چٹان جہنم کے کنارے سے اُس میں پھینکی جائے تو ستّر برس میں بھی تہہ تک نہ پہنچے گی اور اگر انسان کے سر برابر سیسہ کا گولا آسمان سے زمین کو پھینکا جائے تو رات آنے سے پہلے زمین تک پہنچ جائے گا، حالاں کہ یہ پانچ سوبرس کی راہ ہے۔

پھر اُس میں مختلف طبقات وَادی اور کوئیں ہیں، بعض وادیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے۔یہ خود اس مکان کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار

کی سَرْزَنِش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن و انس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے۔

بُختی اونٹ کی گردن برابر بچھو اور االلّٰہتعالیٰ جانے کس قدر بڑے سانپ کہ اگر ایک مرتبہ کاٹ لیں تو اس کی سوزش، درد، بے چینی ہزار برس تک رہے، تیل کی جلی ہوئی تلچھٹ (جلی ہوئی تہ)کی مثل سخت کَھولتا پانی پینے کو دیا جائے گاکہ مونھ کے قریب ہوتے ہی اس کی تیزی سے چہرے کی کھال گر جائے گی،سر پر گرم پانی بہایا جائے گا،جہنمیوں کے بدن سے جو پیپ بہے گی وہ پلائی جائے گی، خاردار تُھوہڑ( )کھانے کو دیا جائے گا ، وہ ایسا ہو گا کہ اگر اس کا ایک قطرہ دنیا میں آئے تو اس کی سوزش و بدبُوسے تمام اہلِ دنیا کی معیشت برباد کردے اور وہ گلے میں جا کر پھندا ڈالے گااس کے اتارنے کے لیے پانی مانگیں گے، اُن کو وہ کُھولتا پانی دیا جائے گا کہ مونھ کے قریب آتے ہی مونھ کی ساری کھال گل کر اس میں گِر پڑے گی، اور پیٹ میں جاتے ہی آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گااور وہ شوربے کی طرح بہہ کر قدموں کی طرف نکلیں گی.

پیاس اس بلا کی ہوگی کہ اس پانی پر ایسے گریں گے جیسے تونس(یعنی انتہائی شدید پیاس)کے مارے ہوئے اونٹ، پھر کفار جان سے عاجز آکرباہم مشورہ کر کے مالک علیہ السلام داروغہ جہنم(جہنم کے محافظ)کو پکاریں گے کہ اے مالک! (علیہ السلام)تیرا ربّ ہمارا قصہ تمام کر دے، مالک علیہ السلام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے مجھ سے کیا کہتے ہو،اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے!ہزار برس تک ربّ العزّت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تویہ فرمائے گادُور ہوجاؤ! جہنم میں پڑے رہو!مجھ سے بات نہ کرو. اُس وقت کفّار ہر قسم کی خیر سے نا اُمید ہو جائیں گے اور گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے۔

ابتداًآنسو نکلے گے، جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، رونے کا خون اور پیپ اس قدر

ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں.

جہنمیوں کی شکلیں ایسی کرِیہہ ہوں گی کہ اگر دنیا میں کوئی جہنمی اُسی صورت پر لایا جائے تو تمام لوگ اس کی بدصورتی اور بدبُو کی وجہ سے مر جائیں.

اور جسم ان کا ایسا بڑا کر دیا جائے گا کہ ایک شانہ سے دوسرے تک تیز سوار کے لیے تین دن کی راہ ہے۔ ایک ایک داڑھ اُحد کے پہاڑ برابر ہوگی۔ کھال کی موٹائی بیالیس ذراع(یعنی بیالیس ہاتھ)کی ہوگی۔زبان ایک کوس( )دو کوس تک مونھ سے باہر گھسٹتی ہوگی کہ لوگ اس کو روندیں گے ،بیٹھنے کی جگہ اتنی ہوگی جیسے مکہ سے مدینہ تک اور وہ جہنم میں منہ سکوڑے ہوں گے کہ اوپر کا ہونٹ سمٹ کر بیچ سر کو پہنچ جائے گا اور نیچے کا لٹک کر ناف کو آلگے گا.

ان مضامین سے یہ معلو م ہوتا ہے کہ کفّار کی شکل جہنم میں انسانی شکل نہ ہوگی کہ یہ شکل اَحسنِ تقویم(اچھی صورت)ہے۔

اور یہ االلہتعالیٰ کو محبوب ہے، کہ اُس کے محبوب کی شکل سے مشابہ ہے بلکہ جہنمیوں کا وہ حُلیہ ہے جو اوپر مذکور ہوا، پھر آخر میں کفّار کے لیے یہ ہوگا کہ اس کے قد برابر آگ کے صندوق میں اُسے بند کریں گے، پھر اس میں آگ بھڑ کائیں گے اور آگ کا قُفل(تالا)لگایا جائے گا، پھر یہ صندوق آگ کے دوسرے صندوق میں رکھا جائے گا اور ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی اور اس میں بھی آگ کا قفل لگایا جائے گا، پھر اِسی طرح اُس کو ایک اور صندوق میں رکھ کر اور آگ کا قفل لگا کر آگ میں ڈال دیا جائے گا، تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا اور یہ عذاب بالائے عذاب ہے اور اب ہمیشہ اس کے لیے عذاب ہے۔

جب سب جنتی جنت میں داخل ہولیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو ہمیشہ کے لیے اس میں رہنا ہے، اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو مینڈھے کی طرح لا کر کھڑا کریں گے، پھر مُنادی(پکارنے والا)جنت والوں کو پکارے گا، وہ ڈرتے ہوئے جھانکیں گے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ

یہاں سے نکلنے کا حکم ہو، پھر جہنمیوں کو پکارے گا،وہ خوش ہوتے ہوئے جھانکیں گے کہ شاید اس مصیبت سے رہائی ہو جائے، پھر ان سب سے پوچھے گا کہ اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے ہاں!یہ موت ہے، وہ ذبح کر دی جائے گی اور کہے گااے اہلِ جنت! ہمیشگی ہے، اب مرنا نہیں اور اے اہلِ نار!ہمیشگی ہے، اب موت نہیں، اس وقت اُن کے لیے خوشی پر خوشی ہے اور اِن کے لیے غم بالائے غم( ).

نَسْأَلُ اللّٰہ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ

انتباہ:

مسلمان تو اس جیل خانہ کا حال سن کر کانپ اُٹھے گا خُودکُشی تو کیا کوئی گناہ صغیرہ، کبیرہ کے ارتکاب کی جرأت نہ کرسکے گا. ہاں! جس کی بدقسمتی ہے وہ بے شک جرائم کا مرتکب ہوکر خود بخود دوزخ میں چھلانگ لگا دے اسے ہم کب روک سکتے ہیں .

ہاں! کفارومشرکین، ہندو وسکھ اور یہود ونصاری نہ مانیں تو وہ مجبور ہیں کیوں کہ ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَفَلَا یَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰي قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا

ترجمہ:توکیاوہ قرآن کوسوچتے نہیں یا بعضے دلوں پر ان کے قفل لگے ہیں۔ (کنزالایمان)

مسلمان اور خُودکُشی

مسلمان کو یقین ہے کہ اس پر موت آئےگی اور یہ بھی اسے یقین ہے کہ جرائم کی سزا بھگتنی پڑے گی لیکن اس کے باوجود جرائم کر تا ہے اور خُودکُشی کرنے والا تو ویسے بھی حالات کی سنگینی کی وجہ سے اندھا ہوکر خُودکُشی کرلیتا ہے اس کی وجہ اس کی دینی اسلامی تعلیم سے جہالت ہے۔اگر وہ دینی اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرے یا کسی سنی عالم دین یا مردِ صالح کی صحبت اختیار کرے تو اس سے ایسا جان لیواجرم سرزد نہ ہو،لیکن افسوس ہے کہ موجودہ نسل دونوں باتوں سے محروم ہے۔

اسلامی کتابیں پڑھنا تو دَرکنار ان کا نام سن کر کوسوں دور بھاگتا ہے۔ فحش اور گندے لٹریچر کا خوگر ہے یہی گندے لٹریچر اسے ایسے غلیظ اور گندے عمل خُودکُشی پر مجبور کرتے ہیں .اگر وہ اس گندے لٹریچر کے پڑھنے سے باز آجائے اور اسلام کی اخلاق ساز کتابیں،حکایتیں پڑھے تو اس قسم کی حرام موت سے محفوظ ہوجائے گا.

آسان علاج

اسلامی کتاب"جو آخرت سنوارنے والی ہو"کے مطالعہ کےساتھ چوبیس گھنٹوں میں نماز وغیرہ کی پابندی کے ساتھ کسی سُنّی عالم دین یا کسی نیک آدمی کے پاس چند لمحات بیٹھنے کی عادت بنالے تو اِس کی دنیا بھی سنور جائے گی اور آخرت میں بھی معززو مکرم ہوگا . اس طرح بےشمار نوجوانوں کی زندگی سدھر جائےگی.

خُودکُشی کرنے والا مرد ہو یا عورت کا انجام

دنیاہے بھی پریشانی کا گھر،نت نئی پریشانی مہمان بنی رہتی ہےکیوں کہ حضوراکرم ﷺ نے فرمایا:

الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ

یعنی،یہ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

اسی لئے مسلمان اس سے نہ گھبرائے ،ان پریشانیوں سے آخرت میں بہت بڑا انعام عطا ہوگا .اگر کوئی بے صبری کرکے خُودکُشی کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا انجام جہنم کے سوا اور کچھ نہیں.

خُودکُشی کرنے والا جہنمی

غزوۂ خبیر میں ایک شخص نے بے مثال جنگ کی اور کسی مشرک کو نہ چھوڑا۔چنانچہ صحابہ کرام آپس میں کہنے لگے کہ ایسی جرأت وکارکردگی میدان جنگ میں ہم میں سے کسی کی نہیں۔صحابہ نے حضور ﷺ کو اس کی خبر پہنچائی اور عرض کیا :یارسول اللہ ﷺ !فلاں شخص ایسے کارنامےسرانجام دے رہا ہے جو کسی اور نے انجام نہیں دیئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’ خبردارہوجاؤاورجان لوکہ وہ شخص بلاشبہ اہلِ نار میں سےہے‘‘.

اس پر مسلمانوں کو بڑی حیرت ہوئی کہ وہ شخص تو معرکۂ کارزار میں ایسی جواں جگری سے مشرکوں کے ساتھ جنگ کر رہا ہے اور حضوراکرم ﷺ ایسا فرما رہے ہیں۔دیکھنا چاہیے کہ حقیقتِ حال کیا ہے،قریب تھا کہ شک کے گرداب میں مبتلا ہوجائیں اس پر ہم میں سے ایک شخص نے کہا:

’’آج میں اس کے ساتھ رہتا ہوں اور ساتھ ساتھ پھرتا ہوں تاکہ دیکھوں کہ حقیقتِ حال کیا ہے؟‘‘

دوسری روایت میں ہے کہ میں اس کے پیچھے لگ گیا اور جہاں وہ جاتا میں بھی جاتا اور جہاں وہ کھڑا ہوتا میں بھی کھڑا ہوجاتا اور جہاں وہ تیزی دکھاتا میں بھی تیزی کرتا.اس نے بڑی شدت سے جنگ کی اور بڑی ہے جگری سے لڑا یہاں تک کہ وہ شدید زخمی ہوگیا اور اپنے شدید مجروح ہونے سے تنگ آگیا اور اس نے اپنے تلوار کے دستہ کو زمین پر رکھ کر اس کی نوک کو اپنے دونوں پستانوں کے درمیان رکھا اور اس پر جھول گیا. اس طرح اس نے اپنی جان کو ہلاک کرلیا.

بہر تقدیر جب اس شخص نے جو اس کے پیچھے لگا ہوا تھا اس کی یہ حقیقتِ حال دیکھی تو وہ دوڑتا ہوا حضور ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا:"اَشْهَدُ أَنَّکَ رَسُوْلُ اللہِ "[میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں]فرمایا:کیا بات ہے اور کیوں تجدید شہادت کرتے ہو؟عرض کیا:یارسول اللہ ﷺ !اُس شخص نے مشرکوں کے ساتھ خوب جنگ کی اور آپ نے خبر دی کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے تو ہم لوگوں کو آپ کی یہ خبر بڑی گراں گزری.میں حقیقتِ حال معلوم کرنے کے لئے اس کے پیچھے لگ گیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ وہ بہت شدید زخمی ہوگیا اور اس نے اپنی جان کو اپنے ہاتھ سے ہلاک کردیا.اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:

’’قاتلِ نفس اور خُودکُشی کرنے والا جہنم میں ہے۔آدمی ظاہر میں جنت کے عمل کرتا ہے حالاں کہ وہ اہلِ نار میں سے ہوتاہے‘‘

فائدہ:

مطلب یہ کہ اپنے عمل پر مغرور نہیں ہونا چاہیے اور دوسرا شخص ظاہر میں اہلِ نار کے عمل کرتا ہے حالاں کہ وہ اہلِ جنت میں سے ہوتاہے۔( )

[ا س واقعہ کو نقل فرمانے کے بعد شیخ محقّق،حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدّث دہلوی لکھتے ہیں :

یادرہے کہ! ہر قاتلِ نفس،اہلِ نار سے ہے مگر یہ کہ وہ خُودکُشی کو حلال جانتا ہویا یہ مراد ہو کہ وہ اہلِ نار میں سے ہے اگر حق تعالیٰ اسے نہ بخشے . امام قسطلانی نے ایسا ہی فرمایا ہے۔نیزفرمایا کہ ممکن ہے کہ وہ منافقین میں سے ہو یا قتلِ نفس کو حلال جاننے کی وجہ سے مرتد ہوگیا ہواور حضور صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ خبر دینا کہ ''وہ اہلِ نار میں سے ہے''اسی بناء تھا.دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضورصَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: منادی کردو کہ مومن کے سوا جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا اور حق تعالیٰ اپنے دین کی مردِ فاجر سے بھی تائیدو تقویت لیتاہے۔

افاداتِ اُویسی

یہ حدیثِ مذکورصحاح سے ہے اس سے فوائد ذیل حاصل ہوئے:.

⭑ نیکیوں کے انبار ہوں اور عقیدہ صحیح نصیب نہ ہو اس کا انجام دخولِ نار ہے جیسے شخص مذکور کا حال ہے کہ جہاد جیسی افضل عبادت میں نہ صرف مصروف تھا بلکہ غازی بن کر بےشمار کافروں کو جہنم رسید کیا لیکن چوں کہ حضوراکرمصَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بغض رکھنے والا منافق تھا اسی لئے جہنم رسید ہوا۔

⭑نجات یا گرفت کا دارومدارخاتمہ پر ہے جیسے شخص مذکورکیسی محبوب عبادت میں مشغول تھا لیکن خُودکُشی کرکے مرا اسی لئے جہنم میں گیا.

⭑ حضور نبی پاکصَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم غیب عطا ہے؛اسی لئے لوگ ظاہر کو دیکھتے ہیں آپصَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نگاہ باطن اور انجام پر ہوتی ہے جیسے شخص مذکور بظاہر تو نیکی کا کام کررہا تھا لیکن آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے قبل از وقت اس کے انجام کی بربادی کی خبر دے دی.

⭑ صحابہ کرام کو حضوراکرمصَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشادِ گرامی پر شک نہ تھا لیکن وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس کے انجام کی بربادی کس بُرے عمل سے ہوئی۔

⋆ چوں کہ وہ شخص منافق تھا؛اسی لئے قطعی طور پر اسے جہنمی کہا جائے گا ورنہ خُودکُشی فسق تو ہے کفر نہیں ، جیسے گزرا.

خُودکُشی کی اقسام از احادیث مبارکہ

مسلمان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ سے بڑھ کر اور کوئی خیرخواہ نہیں. اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ تمام مخلوق کے ساتھ،ماں ، باپ، بہن،بھائی اور اولاد واقربا اور تمام احباٰ ودوستوں سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں. دوسرے کو قتل کرنا اور خود کو جان سے ختم کردینا یعنی خُودکُشی کرنا ایک ہی بات ہے۔

[امام فقیہہ ابو اللیث سمر قندی نے اپنے رسالہ ’’قرۃ العیون ومفرح القلب المخزون‘‘ میں قتل نفس کی مذمت کے بارے میں ایک مکمل باب قائم کیا ہے یہاں بطور اقتباس کچھ مضامین ذکر کئےجاتے ہیں.]

چنانچہ آپ لکھتے ہیں :

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاۗؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا

ترجمہ:اورجو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تواس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اوراللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار کررکھا بڑا عذاب. (کنزالایمان)

رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ خُودکُشی کرنا ہے اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا،فرشتے اُس چھری سے جہنم کی وادیوں میں ابد الآباد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے اور وہ ہمیشہ

ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور میری شفاعت سے محروم ہوگا اور اگر اپنی جان کو کسی اونچی جگہ سے نیچے گرایااور وہ مرگیا تو فرشتے ابد الآباد تک جہنم کی وادی میں اونچے ٹیلے سے اُسے گراتے رہیں گے اور خُودکُشی کرنے والے لوگ آگ کے کنوؤں میں قید کئے جائیں گے اور اگر اپنی جان کو پہاڑ پر لٹکایا اور وہ مرگیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں مُعلّق رہے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ومایوس رہے گا اور اگر کسی کی جان کو ناحق قتل کیا تو یہ قتل کھلی گمراہی ہے اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اُسے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی اُسے ذبح کیاجائے گا تواُس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گااس کے بعد وہ ایسا ہی ہوجائے گا جیسا پہلے تھا، اس کے بعد پھر اُسے ذبح کیا جائےگا اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا اور اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

یہی حال اُس عورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے یعنی حمل ساقط کرے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ

ترجمہ:اورجب زندہ دبائی ہوئی سے پوچھا جائے .(کنزالایمان)

یعنی،پیٹ کے بچہ کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس گناہ میں اسے قتل کیاگیایا زندہ درگور کیاگیا.

رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا:قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کے مشابہ ہوگی اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضرہوگا اور کہے گا:اے رب! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بناء پر قتل کیا تھا؟اللہ تعالیٰ اس بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا کس لئے تو نے اسے قتل کیا ، کیا تو یہ گمان رکھتی تھی کہ میں اسے رزق نہ دوں گا ؟سن لے میں نے قتلِ نفس کو حرام قرار دیا ہے بجز کسی حق کے۔ اے میرے فرشتوں! اس عورت کو داروغۂ جہنم مالک کے

سپرد کردو تاکہ وہ اسے احزان کے کنوئیں میں قید کردے،توفرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھو کتے پکڑلیں گے کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتاہے .پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق و زنجیر ڈال دیں گے اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے اور داروغۂ جہنم اسے احزان کے کنوئیں میں پھینک دے گا،وہ کنواں بہت عمیق ہے اور اُس آگ سے بھرا ہوا ہے جس کا نام ''نارالانیار ''ہے جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیتے ہیں تو جہنم اس کی حرارت سے پھر تپنے لگتا ہے . اُس میں درندے،بھیڑیئے ، سانپ اور بچھو ہیں جو مُعذَّبین (عذاب میں مبتلا لوگوں)کو ڈستے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہوں گے جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے۔پچاس ہزار برس تک اس کنوئیں میں رکھ کر اُنہیں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے۔

نَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اس جان کو قتل کرنا ہے جس کے قتل کو بغیر حق کے حرام قرار دیا ہے۔کسی کے لئے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے اگرچہ چڑیا ہی ہو۔جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے حتیٰ کہ وہ مر جائے اور اُسے بغیر حاجت کے ذبح کیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اُس کی آواز ہوگی وہ کہے گی:اے رب!میں سوال کرتی ہوں اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت و عذاب پہنچایا اور کس لئے مجھے مارڈالا؟اللہ تعالیٰ فرمائے گا:''مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا،میں ضرور ہر اُس شخص کو عذاب دوں گا جس نے بغیر حق کے کسی جان کواذیت دی،ورنہ میں خود ظالم ٹھہروں گاجب تک کہ ظالم سے مظلوم کوپورا پورا حق نہ دلاؤں''.اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''میں مَلِکُ الدّیان ہوں میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا . قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی میں ظلم کا بدلہ ضرور لوں گا''.اگر کسی نے کسی کو

طمانچہ مارا یا ہاتھ مروڑا میں اسے آگ کے سینگوں سے ضرور گھائل کراؤں گا اور اگر کسی نے کسی کو لکڑی چبھوئی تو میں اسے لکڑی کی سولی پر چڑھا دوں گا.اگرکسی کو پتھر سے زخمی کیا ہے تو میں اس کو پتھر کی سولی دوں گااوروہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس پر مظلوم کا حق ہے جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کرے اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں تووہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اُٹھائے گا اورجہنم میں جائے گا.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے تو جس طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اُسی طرح میں اُس کی شفاعت نہ کروں گاجس نے جان کو ہلاک کیا ہے۔

فائدہ:

جس طرح مشرک مُخلد فِی النّار ہے اُسی طرح قاتلِ نفس بھی مُخلد فی النّار ہے اور جس طرح اللہ تعالیٰ کا غضب مشرکوں پر شدید ہے اُسی طرح اُس کا غضب قاتلِ نفس پر شدید ہے اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اُسی طرح قاتلِ نفس پر لعنت بھیجتا ہے اور جس قاتل پر اللہ تعالیٰ کی لعنت واقع ہوگئی تو وہ طبقاتِ جہنم پرمارا جائے گا یہاں تک کہ وہ درکِ اسفل تک دھنس جائے گا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے لئے عذابِ عظیم تیار کررکھا ہے قاتلِ نفس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے عذابِ عظیم تیار کررکھا ہے . اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کیا تو اُس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اُس کے لئے عذابِ عظیم تیار کررکھا ہے۔

لیکن اگر کسی نے توبہ کرلی توا س کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتاہے:

اگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارا اور کسی ایسی جان کو قتل نہ کیا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام نہ کیا مگر حق کے ساتھ اور نہ وہ زانی ہے اور وہ ایسا کرلیں وہ جہنم میں ڈالیں جائیں گے(یہاں

تک)کہ آخر میں فرمایا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو یہ وہ لوگ ہیں اللہ جن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور ورحیم ہے۔

اورجب کسی عورت نے ارادہ کیا اپنے نفس(یعنی بچے)کا اسقاط کیا اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں تضرُّع و زاری کی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا؛کیوں کہ اُس کا ارشاد ہے ’’اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتاہے‘‘.

جنین کی دیت (خون بہا)یعنی پیٹ کے بچہ کے ضائع کرنے کی دیت اگر چہ صورت بن چکی ہو ورثاء کے لئے یعنی باپ بھائی کے لئے چھ سو درہم ہے ، ان سے اس کی دیت لے لی جائے گی یا اللہ تعالیٰ کے لئے ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ
يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَاً ۚ
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَاً
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى
اَهْلِ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ
فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ
لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ
رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ
مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
اِلٰى اَهْلِ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ

ترجمہ:اورمسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اورجو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تواس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اورخون بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگریہ کہ وہ معاف کردیں پھر اگروہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے

مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِـيْمًا

اورخود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کو آزاد کرنا اوراگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خوں بہا سپرد کی جائے اورایک مسلمان مملوک آزاد کرنا توجس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دومہینے کے روزے رکھے یہ اللہ تعالیٰ کے یہاں، توبہ ہے اوراللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ۭ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

یعنی،جس نے بغیر کسی جان کے بدلے کس ی جان کو قتل ک یا یا زمین م یں فساد پھیلایا گویا مکہ اُس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا.

ایک جان کو قتل کرنے میں ایک ہزار جانیں شریک ہوئی ہیں تو ان میں سے ہر ایک پر قتل واجب ہوگا اور ان سب کے اوپر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا

اور جس نے کسی مجبور جان پر روٹی کے ٹکڑے یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے پیاس کے وقت میں یا سختی کے وقت احسان کیا اور اپنے مسلمان بھائی پر فراخی کی تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا گویا کہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کی طرف احسان کیا.

قتل اور خُودکُشی:

حقیقت یہ ہے قتل اور خُودکُشی ایک ہی سے ہے فرق اتنا ہے کہ عُرف میں قتل کا لفظ دوسرے کو جان سے ختم کرنا اور خُودکُشی خود اپنی جان ختم کردینا. اسی لئے ان دونوں جرائم کا عذاب و سزا ایک ہے۔فقیر ذیل میں ملی جلی روایات عرض کرتاہے۔

احادیث مبارکہ:

(۱)..:کسی مسلمان کو یہ حلال نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو ڈرائے یا خوف دلائے۔(ابوداؤد، طبرانی)

جب صرف ڈرانے کی یہ وعیدہے تو قتل یا خُودکُشی پر کتنی وعید ہوگی۔

(۲)..:ایک سوتے ہوئے آدمی کی پاس رسی رکھی ہوئی تھی . دوسرے آدمی نے رسی کو اس طرح اُٹھایا کہ وہ آدمی ڈرا .سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:کسی مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی کو ڈرانا حلال نہیں.(ابوداؤد)

(۳)..:ایک آدمی نے کسی شخص کا ہنسی سے جوتا چھپا دیا.سرکارِ دوعالم ﷺ نےفرمایا:کسی مسلمان کو حیران کرنا یا ڈرانا ظلم عظیم ہے۔ (بزار، طبرانی)

(۴)..:جس نے کسی مسلمان کو ڈرایا تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ اس کو قیامت میں امن نہ دے۔(طبرانی)

(۵)..:جس شخص نے اپنے کسی بھائی کی طرف لوہے کی چیز سے اشارہ کیا تو اس پر فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک کہ وہ اس فعل کو ترک نہ کردے اگرچہ وہ اس کا علاتی یا اخیانی بھائی کیوں نہ ہو.(مسلم)

فائدہ:

مذاق میں بھی کسی کی طرف ہتھیا ر نہیں اُٹھانا چاہیے؛ کیوں کہ عادتاً بھائی کی طرف ہتھیار اُٹھانا قتل کے اراد ے سے نہیں ہوتا لیکن سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بھی منع فرمایا.

(۶)..:کسی مسلمان بھائی کی طر ف ہتھیار سے اشارہ بھی نہ کرو تمہیں کیا خبر کہ شیطان تمہارے ہاتھ سے اس ہتھیار کو مُشارٌ اِلَیہ تک پہنچادے اور تم جہنم کے گڑھوں میں کسی گڑھے میں جاپڑو.(بخاری و مسلم)

(۷)..:قاتل اور مقتول جب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ کسی نے دریافت کیا کہ مقتول کا کیا قصور ہے؟فرمایا:وہ بھی اپنے مدِّمقابل کے قتل کا ارادہ کرتاتھا ،یہ اتفاقی امر ہے کہ وہ بجائے قتل کرنے کےخود قتل ہوگیا۔ (بخاری ومسلم)

(۸)..:قیامت میں سب سے پہلے خون کا فیصلہ ہوگا.(بخاری وصحاح)

(۹)..:سات چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں ان میں شرک اور قتلِ نفس کو بھی شمار کیا ہے۔(بخاری ومسلم)

(۱۰)..:ایک مومن کے ناحق قتل کئے جانے سے خدا کے نزدیک ساری دنیا کو مٹا دینا زیادہ آسان ہے۔(ابن ماجہ)

(۱۱)..:اگر سارے زمین اورآسمان والے مل کر کسی بے گناہ مسلمان کو قتل کریں گے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سب کو اوندھے منہ دوزخ میں ڈالے گا. (طبرانی)

(۱۲)..: جس نے کسی مسلمان کے قتل کرنے کی حمایت میں آدھی بات بھی کہی تو وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حالت میں پیش کیا جائے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے نااُمید ہے۔(ابن ماجہ)

(۱۳)۔.:ہر گناہ کے متعلق یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو بخش دے گا لیکن کفر پر مرنا اور کسی بے گناہ مسلمان کو قتل کردینا یہ دونوں جرم ناقابلِ معافی ہیں.(نسائی)

(۱۴)..:حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نےرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت میں مقتول کا سر اُس کے ہاتھ میں ہوگااوردوسرے ہاتھ سے

قاتل کا گریبان پکڑے ہوئے ہوگا۔ مقتول کی رگوں سےتازہ خون بہہ رہا ہوگا یہ اُسی حالت میں عرش کے نزدیک پہنچ کر عرض کرےگا الٰہی اس نے مجھے قتل کیا ہے . حضرتِ حق کی طرف سے قاتل کو ہلاکت کو پیغام سنایا جائے گا اور دوزخ میں داخل کردیا جائے گا.(ترمذی)

(۱۵)..:قاتل کافرض اور نفل کچھ بھی قبول نہیں ہوتے۔(ابی داؤد)

(۱۶)..:جس نے کسی مُعاہداورذِمّی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہے۔(بخاری)

ذِمّی اورمُعاہدوہ کافر ہےجومسلمانوں کی حکومت میں رہتا ہے اورمسلمانوں نے اس کو امن دیاہو.

(۱۷)..:جس نے کسی ذِمّی کو قتل کیا تواللہ تعالیٰ اُس پر جنت کوحرام کردےگا.(ابی داؤد)

(۱۸)..:جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور پھر جس طرح اپنی جان کو ہلاک کیا اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا وہ پہاڑ سے گرایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا اور جس نے زہر پیا وہ زہر پلایا جاتا رہےگا.(بخاری)

فائدہ:

جس فعل سے خُودکُشی کا وقوع ہوا ہےوہ دوزخ میں اس فعل کا اس کے ساتھ استعمال ہوتارہے گا.

(۱۹)..:جس نے اپنا گلا گھونٹا اس کادوزخ میں گلا گھونٹا جائے گا اور جس نے اپنے آپ کو زخم لگایا وہ زخم لگایا جائے گا.(بخاری)

(۲۰)..:ایک زخمی آدمی نے اپنے گلے میں تیر بھونک کر خُودکُشی کرلی تو حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے انکار فرمایا.(ابن حبان)

(۲۱)..:ایک زخمی آدمی نے اپنے آپ کو مرنے سے پہلے قتل کرلیا تواللہ تعالیٰ نے فرمایا ’’میرے بندے تو نے اپنی جان دینے میں جلدی کی میں نے تجھ پر جنت حرام کردی.(بخاری)

(۲۲)..:جس نے کفر پر قسم کھائی تو وہ ویسا ہی ہے (یعنی بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ باوجود جھوٹے ہونے کے کہہ دیا کرتے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہودی یا نصرانی ہوکر یا کافر ہوکر مروں توایسے شخص کے لئے فرمایا کہ اس نے جیسا کہا اس کے لئے ویسا ہی ہوگا)جس نے اپنی جان کو قتل کیا تو قیامت کے دن اس پر سخت عذاب ہوگا . مسلمان پر لعنت کرنا اس کے ہم پلہ ہے . کسی مسلمان پر کفر کی تہمت لگانا ، اس کو قتل کردینے کے برابر ہے جس نے اپنی جان کو کسی چیز سے ذبح کیا تو وہ قیامت کے دن اُس چیز سے ذبح کیا جائے گا.(بخاری ومسلم)

(۲۳)..:کسی مقتول کے پاس جاکر کھڑے نہ ہو شاید کہ وہ مظلوم ہو اور تم بھی خدا کے غصے کی لپیٹ کے میں آجاؤ.

مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقتول مظلوم کی امداد نہ کی اور محض تماشائی بن کر چلے گئے تواندیشہ ہے کہ خدا کا غصہ ایسے لوگوں پر نازل ہوجائے۔

(۲۴)جہاں کوئی شخص ظلماً مارا جاتاہے تووہاں اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل ہوتی ہے اور پھر اگر کوئی شخص باوجود قدرت اور استطاعت کے مقتول کی اعانت نہ کرے تو وہ بھی لعنت میں مبتلا ہوجاتاہے۔(بیہقی ،طبرانی)

(۲۵)جس نے کسی مسلمان کی پیٹھ کو ناحق برہنہ کیا وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس پر سخت غضبناک ہوگا.(طبرانی)

⋆بیان کیا جاتاہے کہ اکثر ظالم سزا دیتے وقت پیٹھ کو ننگا کردیا کرتے ہیں تویہ ان ظالموں کے لئے ہے جو کسی شخص کو ناحق مارنے کے لئے اس کے کپڑے اتروا کر اس کو برہنہ کریں.

(۲۶)۔:حضوراکرم ﷺ کعبہ کا طواف کررہے تھے اور کعبہ کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے تھے تو کیا ہی اچھا ہے اور تیری خوشبو کیا ہی بھلی ہے اور تیری حرمت وعزت کس قدر بلند پایہ ہے ، قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے ، خدا کے نزدیک ایک مسلمان کے خون اور اُس کے مال کی حُرمت تیری حُرمت سے کہیں زیادہ ہے .

(۲۷)..:شیطان کے لئے یہ امر انتہائی مُسرت کا باعث ہے کہ دو مسلمان کو بھڑکا کر ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے قتل کرادیا جائے۔(ابن حبان)
(۲۸)..:قیامت کے دن جہنم میں ایک گردن نمودار ہوگی جو میدانِ حشر کی مخلوق کو خطاب کرتے ہوئے کہے گا ، میں اس لئے مقرر کی گئی ہوں کہ تین قسم کے آدمیوں کو جہنم میں گھسیٹ کر لے جاؤں . ایک مشرک کو ، دوسرے سرکش متکبر کو ، تیسرے اُس قاتل کو جس نے ناحق کسی انسان کو قتل کیا.
(۲۹)..: ایک مسلمان مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ کفار سے جہاد کررہاتھا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے اُسے دیکھ کر فرمایا ہماری جماعت میں یہ جہنمی ہے . لوگوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے اس کلام پر تعجب ہوا کہ ایک مسلمان جو جہاد میں شریک ہے جہنمی کیسے ہوگا؟چنانچہ ایک شخص نہایت خاموشی کے ساتھ اس کی نگرانی کرنے لگا یہاں تک کہ وہ شخص زخموں سے چور ہوکر گر پڑا اورزخموں کی تکلیف نہ برداشت کرتے ہوئے اپنی تلوار سے خود ہی اپنی گردن کاٹ ڈالی تو وہ جو نگرانی کررہا تھا ، بھاگا ہوا سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی خدمت میں حاضر ہو ا اور سارا واقعہ بیان کیا . سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے ارشاد فرمایا آدمی تمام عمر اچھے کام کرتا ہے لیکن آخر وقت میں اُس سے ایسا فعل سرزد ہوجاتاہے جس کے باعث وہ جہنم میں جھونک دیا جاتاہے۔

فائدہ:

اس حدیث شریف کو تفصیلی طور پر مع فوائد فقیر نے اسی رسالہ کے ابتدا میں عرض کردیا ہے۔

اختتامیہ

فقیر نے اختصاراً چند روایات اور ہدایات عرض کردی ہیں سمجھدار کے لئے بہت بڑا سامان ہے ، بے سمجھ نہ سمجھے تو وہ ہمارے بس سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیبِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے طفیل بخشے .آمین

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور. پاکستان

۸محرم الحرام ۱۴۲۲ھ ، بروز منگل ۱۱بجے صبح

ماخذ ومراجع

البحر الذخارالمعروف بمسند البزار؛ مولف:إمام ابوبكرأحمدعمروبن عبدالخالق بزار،(م:۲۹۲ھـ)،ناشر : مكتبة العلوم والحكم ،الطبعة الأولى ، ۱۴۲۴ھ.۲۰۰۴م

السنن الكبرى للبيهقي ؛ مولف: امام أبو بكر أحمد بن حسين بن على البيهقي، (م:۴۵۸ھـ) ، ناشر : دار الكتب العلمية – بيروت ،الطبعة الأولى،۱۴۲۴ھ.۱۹م

القرآن لحكيم

المعجم الأوسط؛ مولف:إمام أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، (م: ۳۶۰ھـ)، ناشر:دارالفكر ،بيروت، الطبعة الأولى، ۱۴۲۰ھ.۱۹۹۹م

المعجم الكبير؛ مولف:إمام أبو القاسم سليمان بن أحمد بن أيوب الطبراني، (م: ۳۶۰ھـ)، ناشر:دارالفكر ،بيروت، الطبعة الأولى، ۱۴۲۰ھ.۱۹۹۹م

المقاصد الحسنة، شمس الدين، محمد بن عبدالرحمن، (ت:۹۰۲ھ) ، محقق: محمد عثمان الخشت، بيروت: دارالكتب الأولى، ۱۹۸۸ء

بہارِ شریعت، صدر الشریعۃ مفتی امجد علی اعظمی،ناشر مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

سنن ابن ماجه؛مولف: إمام أبو عبد الله محمد بن يزيد القزويني،
(م:۲۷۳هـ)،ناشر:دارالکتب العلمیۃ،بيروت،الطبعۃ الأولی ،۱۴۱۹ھ.۱۹۹۸م
سنن أبي داود؛ مولف:إمام أبو داؤد سليمان بن الأشعث بن إسحاق السجستانی، (م:۲۷۵ھـ)،ناشر: دار الرسالة العالمية،الطبعة: الأولى، ١٤٣٠ هـ - ٢٠٠٩ م
سنن الترمذي؛ مولف: امام أبو عیسی محمد بن عیسیٰ ترمذی،(م : ۲۷۹ھـ)، ناشر: دارالکتب العلمیہ،بیروت
سنن نسائی،مؤلف:امام ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی(م: ۳۰۳ھ) تحقيق،، حلب: المطوعات الاسلامیۃ.
صحیح ابن حبان بترتیب ابن بلبان؛ مولف:إمام علاءالدين علی بن بلیان فارسی، (م:۷۳۹ھـ)، ناشر:دارالکتب العلمیۃ،بیروت،الطبعۃ الأولی،۱۴۱۷ھ.۱۹۹۶م
صحیح بخاری،مؤلف:امام محمد بن اسمعیل بخاری، (م:۲۵۶ھ)،ناشر : دار ابن كثير ، اليمامة - بيروت
صحيح مسلم؛مولف: إمام أبی الحسين مسلم بن الحجاج القشیری،(م:۴۶۱ھ)، ناشر: دارالکتب العلمیۃ،بیروت
قرۃ العیون ومفرح القلب المحزون أوعقوبۃ اھل الکبائر،مؤلف:فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ، مطبعۃ ومکتبۃ النصر،مصر
مدارج النبوت، مترجم :مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ ،ناشر:شبیر برادرز،لاہور
مسند الإمام أحمد بن حنبل؛ مولف مولف :إمام احمد بن حنبل،(م ۲۴۱ھ)،ناشر : عالم الکتب لطباعۃ والنشر والتوزیع،الطبعۃ الأولی:۱۴۱۹ھـ ، ۱۹۹۸م

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے) ۔عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟ ۔عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا ۔ عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ) ۔ عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو! ۔ عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک ۔ عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر ۔ عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ ۔ عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت ۔ عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟ ۔ عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی ۔ عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف ۔ عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ ۔ عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر) ۔ کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب) ۔ عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق ۔ عبد مصطفی
عورت کا جنازہ ۔ جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی ۔ عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ1) ۔ عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا ۔ عبد مصطفی
محرم میں نکاح ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ) ۔ عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟ ۔ عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی ۔ عبد مصطفی	کافر سے سود ۔ عبد مصطفی
میں خان تو انصاری ۔ عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ) ۔ عبد مصطفی
جرمانہ ۔ عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟ ۔ عبد مصطفی